صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ یکم جون 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ یکم جون 2016ء 24 شعبان 1437 ہجری یکم احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 124

## وہی مسجود ہے

ہے زمیں پر سر مرا لیکن وہی مسجود ہے
آنکھ سے اوجھل ہے گو دل میں وہی موجود ہے
مطلقاً غیر از فنا راہ بقا مسدود ہے
مٹ گیا جو راہ میں اس کی وہی موجود ہے

(حضرت مصلح موعود)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

**123۔نشان۔**ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں رہا اور کہا کہ میں ایک مذہبی جلسہ کرنا چاہتا ہوں آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے میں نے عذر کیا پر اُس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں چونکہ میں جانتا ہوں کہ مَیں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کرسکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ میں بغیر خدا کے بُلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی سے میں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہوگیا کہ اس قدر جلدی سے اُس کی نقل لکھے۔ جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ **مضمون بالا رہا** خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا۔ اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے اُن کے مُنہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اُس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔ اور شائد بیس 20 کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہی شہادت دی اور اس مجمع میں بجُز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتح یاب ہوا اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی گواہی دے رہے ہیں۔ غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری پیشگوئی پوری ہوگئی کہ مضمون بالا رہا۔ ............ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف (۔) تھے۔ اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے (۔) راستی کا عصا ایک پاک اور پُر معارف تقریر کے پیرایہ میں اُن کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا۔ اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے مُنہ سے نکلی تھی۔ ............۔

(الفضل 23 جنوری 2010ء)


## داخلہ معلمین کلاس

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف والد/ سرپرست کے دستخط، ہمراہ ایک تصویر شناختی کارڈ/ ب فارم کی کاپی، (رزلٹ آنے پر) رزلٹ کارڈ کی کاپی اور صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ رابطہ کیلئے فون نمبر بھی تحریر کریں۔ مدرسۃ الظفر میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

### شرائط برائے داخلہ

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔
قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

### ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

انٹرویو کے وقت میٹرک/ انٹرمیڈیٹ کی اصل سند/ رزلٹ کارڈ ساتھ لائیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

0333-6715092، 047-6212968

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)


پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 6 روپے

## اداریہ

# میرا بیٹا حیوان سے انسان اور پھر فرشتہ بن گیا ہے

اللہ کا حکم ہے کہ والدین کی خدمت اور اطاعت کرو لیکن اگر وہ تمہیں غیر شرعی باتوں کی طرف مائل کرنے کی کوشش کریں تو ان کی اطاعت نہ کرنا مگر پھر بھی ان سے حسن سلوک کرنا۔ مندرجہ ذیل واقعات میں اسی حکم الٰہی کی جھلک نظر آتی ہے اور یہ بھی کہ نیک نمونہ کس طرح متاثر کرتا ہے۔

چنیوٹ کے سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب نے 1918ء میں کلکتہ سے بذریعہ خط احمدیت قبول کی۔ اس کے بعد کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

شرف احمدیت پا کر چند ماہ بعد میں چنیوٹ لوٹا۔ اس زمانہ میں چک جھمرہ ریلوے سٹیشن سے تانگہ پر سولہ میل کا سفر کرنا ہوتا تھا۔ سڑک پختہ تھی۔ گھر میں تار کے ذریعہ میرے پہنچنے کی تاریخ کی اطلاع مل چکی تھی۔ چنانچہ رات گیارہ بجے چنیوٹ پہنچا اور قلی کے سر پر سامان اٹھوا کر اپنی گلی میں داخل ہوا۔ لیکن اپنے مکان کا دروازہ بند پایا۔ مکان ایک منزلہ تھا۔ موسم گرما کے باعث سارے افراد خانہ میرے انتظار میں جاگ رہے تھے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور بہت آوازیں دیں۔ لیکن دروازہ کھولنا تو الگ رہا کسی کو جواب تک دینا گوارا نہ ہوا۔ ہمارے مکان کے عین سامنے والے مکان میں میرے ماموں میاں حاجی قائم الدین صاحب نے کھڑکی میں سے میری والدہ کو آواز دے کر کہا، بہن محمد صدیق آ گیا ہے۔ سامان لے کر کھڑا ہے دروازہ کھولیں۔ والدہ صاحبہ نے کھڑکی کے قریب آ کر جواب دیا کہ یہ اس گھر میں کیوں آتا ہے مرزائی ہو جانے کی وجہ سے اب اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہ گیا۔ یہ ہمارے لئے مر گیا اور ہم اس کے لئے مر گئے۔ جہاں اس کا جی چاہے چلا جائے۔ میں ہرگز دروازہ نہ کھولوں گی۔ اس پر ماموں صاحب مجھے اپنے ہاں لے گئے۔ صبح سویرے جب میرے گھر کا دروازہ کھلا تو میں اپنا سامان لے کر اس میں داخل ہوا اور والدہ ماجدہ کی بہت منت سماجت کی۔ عاجزی سے اور مختلف طریقوں پر ان کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ انہوں نے ایک بات بھی نہ مانی اور میرے ساتھ کلام کرنا بھی پسند نہ کیا۔

انفلوئنزا کی وبا کی وجہ سے جماعت کا 1918ء کا جلسہ سالانہ مارچ 1919ء میں منعقد ہوا اور میں چنیوٹ سے جا کر اس میں شامل ہوا واپسی پر بھی حالات ویسے ہی تھے۔

گھر کی فضا اس دفعہ بھی مخالفانہ ہی تھی اور میں گویا ناخواندہ مہمان تھا جو خواہ مخواہ مقیم تھا۔ رشتہ دار مستورات اور دیگر ملاقاتی عورتیں میری والدہ صاحبہ کے پاس میرے احمدی ہو جانے کی وجہ سے اکثر اظہار افسوس کے لئے اس طرح آتی رہتی تھیں جس طرح کسی عزیز کی وفات پر سیاپا ڈالا جاتا ہے۔ مخالفین کی بے سروپا باتوں، لچر اعتراضات، جھوٹے الزامات اور سنی سنائی بکواس کی بنا پر وہ سراسر جاہلانہ رویہ اختیار کرتی تھیں۔ گھر کے ایسے ماحول اور ان کی اس طرز کو بدلنے کے لئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ دس شرائط بیعت والے اشتہارات گھر کی اندر کی دیواروں کے ساتھ مضبوطی سے چسپاں کر دیئے۔ ہر پڑھی لکھی عورت اور لڑکی اسے پڑھتی تھی۔ میں اکیلا بیٹھا بلند آواز سے حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھتا اور درثمین کے اشعار اور حضور کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں ترنم سے پڑھتا رہتا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی عملی حالت کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائی۔ نمازیں بروقت اور باقاعدگی سے پڑھنے اور تلاوت قرآن مجید روزانہ بالالتزام کرنے لگا۔

میرے ہمعصر اور ہم عمر اقارب تقریباً سب کے سب ہر گناہ کا ارتکاب کرتے تھے اور ہر گھاٹ کا پانی پیتے تھے۔ لیکن میری شکل، میرا لباس، میرا اٹھنا بیٹھنا اور میری مجلس صحیح دینی رنگ میں رنگین دیکھ کر میری والدہ صاحبہ کے دل پر بہت ہی گہرا اور نیک اثر ہوا۔ اب جو مستورات حسب سابق افسوس کے لئے آتیں اور کوئی اعتراض یا حضرت اقدس کی شان میں نامناسب الفاظ منہ سے نکالتیں۔ تو اب والدہ صاحبہ برا منانے لگیں اور ان کو منع کرتے ہوئے فرماتیں کہ چپ رہو۔ اپنی زبان گندی نہ کرو۔ احمدیت ضرور نیک تحریک ہے۔ میں نے جو دیکھا ہے تم اس سے بے خبر ہو۔ احمدی ہو کر میرا بیٹا حیوان سے انسان اور انسان سے فرشتہ بن گیا ہے۔ اس کے طرز عمل اور نیک خصلت نے میرا گھر تو گویا بہشت بنا دیا ہے۔ جیسی دعائیں مرزا صاحب نے اپنی اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگی ہیں ایسے الفاظ جھوٹوں کے منہ سے نکل ہی نہیں سکتے۔ اس لئے اس بارے میں بہت غور و فکر کی ضرورت ہے۔ (یعنی مخالفت کی نہیں بلکہ دعویٰ پر غور کرنے کی ضرورت ہے)

اس کے بعد والدہ صاحبہ نے ایک عرب صاحب (جو چنیوٹ میں آ کر آباد ہو گئے تھے) سے میرے مباحثہ کا اہتمام کیا مگر میرے دلائل کے سامنے وہ ٹھہر نہ سکے۔

میری والدہ صاحبہ اب قریباً قریباً احمدی ہو چکی تھیں مگر بیعت کے بارے میں ان کی خواہش تھی بذات خود قادیان جا کر اور مزید شرح صدر حاصل کر کے سلسلہ حقہ میں داخل ہوں۔ چنانچہ میرے کلکتہ واپس جانے کے بعد انہوں نے میرے چھوٹے بھائی میاں محمد یوسف صاحب بانی اور میری دونوں بہنوں کو ہمراہ لے کر یہ سفر اختیار کیا۔ حضرت اماں جان نے ان کی رہائش کے لئے اپنے قریب کمرہ عطا فرمایا اور اس وجہ سے میری والدہ صاحبہ کا نام ہی ''خاص مہمان'' پڑ گیا۔ والدہ صاحبہ دارالمسیح میں بہت دن رہیں۔ حضرت اماں جان کے طرز تمدن اور رہن سہن کے طریقوں کو والدہ صاحبہ نے نہایت قریب سے دیکھا اور ان کی خوراک، پوشاک، بہوؤں اور بیٹوں سے سلوک اور معاشرت کا غور سے مطالعہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب اطمینان حاصل کر کے بیعت کی اور احمدیت کی فدائی ہو کر چنیوٹ واپس ہوئیں۔

چوہدری عزیز احمد صاحب (سابق ناظر مال) 1937ء کپورتھلہ کالج میں پڑھتے تھے انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔ ان کے والد چوہدری غلام محمد صاحب کو نکودر ضلع جالندھر میں اس بات کا علم ہوا۔ تو وہ احمدیت کے خلاف اپنے خیالات و عقائد کی پختگی اور شدت کی وجہ سے سخت برہم ہوئے اور جب موسمی تعطیلات میں چوہدری صاحب اپنے گھر واپس گئے۔ تو ان کے والد نے ان کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے ہر ممکن سختی ان کے روا رکھی۔ ضلع جالندھر کے قریباً تمام غیر از جماعت علماء کے پاس بھی ان کو بھیجا تا کہ وہ ان کو سمجھا کر احمدیت سے بدظن کریں۔ عزیز احمد صاحب ابھی نو احمدی تھے اور مسائل کی تفصیلات سے علمی واقفیت نہ رکھتے تھے۔ لیکن نور ایمان سے ان کا قلب روشن تھا۔

جب چوہدری غلام محمد صاحب نے دیکھا کہ ان کا لڑکا باوجود ہر طرح سمجھانے دباؤ ڈالنے اور سختی کرنے کے احمدیت کو نہیں چھوڑتا تو انہوں نے اپنے اس اکلوتے بیٹے کو بغیر زاد راہ دینے اور سامان سفر دینے کے گھر سے نکال دیا اور چوہدری عزیز احمد صاحب نہایت تکلیف کی حالت میں قادیان پہنچے۔ اس کے بعد واقعات کا ایک لمبا سلسلہ ہے کہ کس طرح عزیز احمد صاحب نے تکلیف دہ حالات کا نہایت جوانمردی اور اخلاص سے مقابلہ کیا اور الفت مادری اور شفقت پدری پر خدائے ذوالجلال اور اس کے مامور کی محبت کو ترجیح دی اور ابتلاء و مصائب کے کٹھن راستوں کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ ان کے والد ماجد کی نفرت و عداوت کم ہوتی گئی اور بالآخر وہی والد جو اپنے گھر میں احمدیت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ 1956ء میں خود احمدیت کی آغوش میں آ گئے اور ان کا وہ فرزند جس کو دین حق کے قبول کرنے کی وجہ سے سترہ اٹھارہ سال پہلے انہوں نے مغلوب و مقہور کر کے اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔ احمدیت سے حاصل کئے ہوئے ایمان اور روحانی طاقت سے ان پر غالب آیا۔

(الفضل 27 جون 1956ء)

5

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ڈنمارک

## استقبالیہ تقریب میں شرکت۔ مہمانوں کی ملاقات اور ایڈریسز اور حضور انور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

## 9 مئی 2016ء

حصہ اول

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت نصرت جہاں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

### دفتری ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ محترمہ منیرہ کروصاحبہ اہلیہ کمال کرو صاحب مرحوم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوفہ ڈینش ترجمہ قرآن پر نظر ثانی اور چیکنگ کا کام کر رہی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے کام کے حوالہ سے مختلف امور میں حضور انور سے راہنمائی حاصل کی۔ یہ ملاقات قریباً 25 منٹ جاری رہی۔

بعد ازاں مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مربی انچارج ڈنمارک نے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور اور معاملات کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

### استقبالیہ تقریب

آج جماعت احمدیہ ڈنمارک نے Hilton ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے ساڑھے پانچ بجے اپنی رہائش گاہ سے ہوٹل تشریف لے گئے۔ کوپن ہیگن ایئر پورٹ کے بالمقابل یہ ہوٹل واقع ہے۔ پانچ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔

### حضور انور سے مہمانوں کی ملاقات

پروگرام کے مطابق تقریب کے آغاز سے قبل بعض مہمان حضرات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان مہمانوں میں آنریبل Ulla Sandbaek صاحب ممبر پارلیمنٹ، آنریبل Jan Messmann ممبر پارلیمنٹ، آنریبل Josephine Fock ممبر پارلیمنٹ، ایمبیسڈر آف بیلجیئم Pol De Witte اور منسٹر فار کلچرل افیئرز اینڈ منسٹر فار Ecclesiastical افیئرز H.E Mr. Bertel Haarder شامل تھے اور یہ سبھی مہمان کانفرنس روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل میں تشریف آوری کے بعد کانفرنس روم میں تشریف لے آئے اور مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ ایک تو میں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ڈینش لوگ (دین) کے بارہ میں جاننا چاہتے ہیں۔ ان کو حقیقی (دین) کا پتہ نہیں میں چاہتی ہوں کہ آپ ویڈیو پر ان کو کوئی پیغام دیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: (دین حق) کا مطلب امن ہے۔ جو امن کے خلاف ہیں وہ (دین) کے ماننے والے نہیں ہیں، جو انتہاء پسند ہیں، ان کا (دین) سے تعلق نہیں ہے وہ (دینی) تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ نے (دین) کی جو اصل اور حقیقی تعلیم ہم تک پہنچائی ہے وہ آپ نے قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ سے ہی سیکھی ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ کی ہی تعلیمات ہیں اور میں اسی (دین) کو جانتا ہوں جو پُر امن، سلامتی اور محبت والا (دین) ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دین میں ارتداد کی سزا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ایسا نہیں ہے قرآن کریم میں ہے۔ لاَ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ دین میں، مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ مذہب اختیار کرنے اور چھوڑنے کے معاملہ میں ہر انسان آزاد ہے۔ قرآن کریم میں ارتداد کی کوئی سزا نہیں ہے۔ مذہب تبدیل کرنے والے کو مارنا یہ بالکل (دین) کے خلاف ہے۔ (دین) تو امن، سلامتی، رواداری اور بھائی چارہ کا مذہب ہے۔ محبت و پیار کا مذہب ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میرے لئے انسانی اقدار سب سے اہم ہیں۔ باقی چیزوں پر انسانی اقدار کو اہمیت دینی چاہئے اور ہر ایک کے ساتھ بلا تمیز مذہب و ملت، رنگ و نسل، محبت و پیار کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا: آپ کا پیغام بہت پیارا پیغام ہے۔ جو میں پوری دنیا میں پھیلانا چاہتی ہوں۔ مجھے علم تھا کہ اصل اور صحیح (دین) یہی ہو گا جو حضور انور نے بیان کیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں 4 مئی بدھ کو لندن سے یہاں آیا تھا اور گرم موسم دیکھا ہے۔ یہاں کے لحاظ سے یہ گرم موسم ہے۔ جب جاؤں گا تو پھر نارمل ہو جائے گا ورنہ عموماً یہاں درجہ حرارت 14 ڈگری رہتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا ماٹو ہے محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ (دینی) تعلیم کے مطابق ہے۔

ایک دوسرے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہر احمدی جہاں بھی ہے اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔ یہاں ڈنمارک میں بھی جب کسی احمدی کو نیشنیلٹی مل جاتی ہے تو وہ اس ملک کا باقاعدہ شہری بن جاتا ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اپنے ملک کی خدمت کرے اور ملک کی بہتری اور ترقی کے لئے کام کرے اور اپنے ملک کی خدمت کرے اور یہ نہیں کہ اپنا مذہب چھوڑ دے، اپنے مذہب پر رہتے ہوئے ملک کی ترقی کے لئے کام کرتا رہے۔ یہی صحیح انٹیگریشن (Integration) ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ دوسری مذہبی تنظیموں سے ملیں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر وہ دوسرے ملنے کے لئے تیار ہیں تو میں بھی تیار ہوں۔ آپ کلچرل افیئرز کے منسٹر ہیں اگر آپ آرگنائز کریں۔ لیکن وہ ہم سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے وہ کہتے ہیں کہ ہم (احمدی) مسلمان نہیں ہیں۔ ہم نے (دین) کی تعلیم چھوڑ دی ہے۔

جہاد کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا: جہاد کے معانی محنت اور کوشش کے ہیں، (دین) کی اصلی، حقیقی اور پُر امن تعلیم پہنچانے کے ہیں۔ امن و محبت کا پیغام دو، یہ جہاد ہے۔ اس زمانہ میں تو تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ اس زمانہ میں (دین) کے خلاف کوئی بھی تلوار نہیں اٹھا رہا۔ کوئی اپنے ہتھیاروں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور نہیں ہے۔ اس دور میں قلم کا جہاد ہے۔ (دین) پر میڈیا اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ حملہ ہو رہا ہے تو اس کا جواب بھی اسی صورت میں دیا جانا چاہئے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کب اور کس طرح شروع ہوئی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح اور مہدی نے (دین) کے احیائے نو کے لئے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کا آغاز انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیان سے ہوا۔ آپ نے 1889ء میں دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ قائم فرمائی اور 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

آپ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام شروع ہوا اور میں آپ کا پانچواں خلیفہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے (-) میں اور ہم میں یہ بڑا فرق ہے ہم کہتے ہیں کہ آنے والا مسیح و مہدی آ چکا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں ابھی نہیں آیا۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کا آغاز 1889ء میں ہوا اور ہمارا مشن یہ ہے کہ ہم نے (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیمات کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو اور ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ایک دوسرے کی عزت کرو اور احترام سے پیش آو۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم ہر جگہ پہنچا رہے ہیں اور ہم ہر جگہ مشنری ورک کر رہے ہیں۔ (دین) کا پیغام پہنچانے کے علاوہ انسانیت کی بھلائی کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں سکول کھولے ہیں۔ ہسپتال بنائے ہیں۔ پینے کا صاف پانی مہیا کیا ہے۔ سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کر رہے ہیں اور بہت سے رفاہ عامہ کے دوسرے کام اور پراجیکٹ کر رہے ہیں اور بنیادی انسانی ضرورتیں پوری کر رہے ہیں۔

اب یہ جماعت جس کا آغاز 1889ء میں ہوا تھا۔ دنیا کے 207 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ڈنمارک میں ابھی تعداد کم ہے۔ افریقہ کے ممالک میں بہت بڑی تعداد ہے جو لاکھوں میں ہے۔

پاکستان میں ہمارے خلاف پرسیکیوشن ہو رہی ہے اور حکومت کی طرف سے ہمارے خلاف قوانین بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہاں ایک بڑی تعداد ہے۔ انڈونیشیا، ملائشیا، مسلم ممالک ہیں۔ ان میں حکومت کی طرف سے کوئی قانون تو نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہم ان ممالک میں کھل کر

(دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ان ممالک میں پھیل رہے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں۔ ہر سال پانچ لاکھ سے زیادہ لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا اس کے بعد 1984ء میں اس وقت کے پاکستان کے ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بڑے سخت قوانین بنائے۔ جن کے مطابق احمدی اپنے عقیدہ کے مطابق عمل نہیں کر سکتے۔......

حضور انور نے فرمایا: ہمارے خلاف ملکی سطح پر قانون صرف پاکستان میں ہے۔

انڈونیشیا، ملائشیا میں حکومت کی طرف سے ملکی سطح پر ہمارے خلاف کوئی قانون، Law نہیں ہے۔ لیکن لوکل لیول پر ہماری (بیوت) کو سیل (Seal) کر دیتے ہیں۔ ہماری مساعی کو روک دیتے ہیں۔ بعض اوقات لوکل پولیس کی طرف سے بھی ہمارے لئے مشکلات پیدا کی جاتی ہیں۔ تین چار سال قبل ہمارے تین لوکل انڈونیشین احمدیوں کو انڈونیشیا میں بڑی بے دردی سے مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ اس پر حکومتی انتظامیہ کی طرف سے یہ جواب ملتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت آپ کو پسند نہیں کرتی۔ آپ کے حق میں نہیں ہے اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تو یہ جواب حکومتی انتظامیہ کی طرف سے ملتا ہے۔

نائیجیریا کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا کہ نائیجیریا میں بڑی کمیونٹی ہے جو بڑھ رہی ہے اور تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تمام مسلمان ممالک میں ہماری جماعت ہے۔ غانا، سیرالیون فرانکوفون ممالک، مالی، بورکینا فاسو، بینن وغیرہ میں ہم پھیل رہے ہیں اور ہماری تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

انڈونیشیا میں ہم لاکھ، ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہیں۔ وہاں کی تعداد دو سو ملین ہے۔ ہماری تعداد بہت کم ہے۔ لیکن ہماری تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ملائشیا میں عیسائیوں کو ان کے حقوق نہیں مل رہے جو لفظ ''اللہ'' نہیں کہہ سکتے۔ اسے استعمال نہیں کر سکتے جو کہ غلط ہے۔ اللہ تو سب کے لئے ہے ہر مذہب کے لئے ہے، ہر مذہب کا حق ہے کہ اس لفظ اللہ کو استعمال کرے۔

حضور انور نے فرمایا ان سب باتوں کی وجہ سے مسیح موعود کا آنا ضروری تھا۔

بیلجیئم کے ایمبیسڈر H.E Pol De Witte کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا بیلجیئم میں آپ کے ایئرپورٹ پر جو سانحہ ہوا مجھے اس کا افسوس ہے وہاں ہماری جماعت نے حکومت سے اظہار ہمدردی کیا تھا اور حکومتی انتظامیہ کی طرف سے اسے سراہا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا بیلجیئم میں دو ہزار سے زائد ہماری کمیونٹی ہے اور وہاں ہمارے تین سنٹرز ہیں۔ برسلز میں جماعت کی مرکزی (بیت) مکمل ہو رہی ہے۔ وہاں ہمارے سب سیاستدانوں سے اچھے تعلقات ہیں۔ بیلجیئم میں مقیم احمدی افراد اپنے ملک کے وفادار ہیں۔ احمدی احباب جس ملک میں بھی جا کر مقیم ہوتے ہیں اس ملک کے وفادار ہوتے ہیں۔

ترکی کا ذکر ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ترکی میں بھی ہماری کمیونٹی ہے۔ لیکن ہم وہاں ابھی کھل کر (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتے۔

خاتون ممبر پارلیمنٹ نے کہا جس طرح آپ لوگوں کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اسی طرح شروع میں عیسائیوں کی مخالفت ہوئی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ٹھیک ہے۔

یہ میٹنگ چھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے ہال میں تشریف لے آئے۔

## تقریب کا آغاز

حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک نے سورۃ المائدہ کی آیات 8 تا 10 کی تلاوت کی اور مکرم بلاج بٹر صاحب نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

## امیر صاحب ڈنمارک کا استقبالیہ ایڈریس

بعد ازاں مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مربی انچارج ڈنمارک نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس کے بعد بعض مہمان حضرات نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

## ایڈریسز مہمانان

**سب سے پہلے آنریبل Holger Schou Rasmussen صاحب جو Lolland کے میئر ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:**

میں اس پروگرام میں مدعو کئے جانے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Lolland میونسپلٹی کا میئر ہونے کی حیثیت سے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں حضور انور کو ڈنمارک میں خوش آمدید کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ایسی مذہبی آوازوں کی جو امن، برداشت اور خیر سگالی کی بات کرتی ہوں پذیرائی کرنی چاہئے اور آجکل خوف اور عدم اعتماد کی فضاء میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ وہ چیلنجز ہیں جن کا ہم سب کو سامنا ہے اور ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان چیلنجز کا مقابلہ کریں۔ میں بہت خوش ہوں کہ ڈنمارک کی سب سے پرانی (-) جماعت اس پروگرام کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہاں آپ دیگر مذاہب کے نمائندوں کے ساتھ بیٹھے ہیں جن میں یہودی، عیسائی، بدھ اور مسلمان شامل ہیں۔ یہ علاقہ مکمل مذہبی آزادی دیتا ہے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے امن سے رہتے ہیں اور ان کے باہمی تنازعات نہیں ہیں۔ آپ کے خلیفہ کی امن اور محبت پھیلانے کی خواہش بھی اسی بات کی عکاسی کرتی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ آپ لوگوں کو ناکسکو میں (بیت) کے لئے جگہ مل گئی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ آپ ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔ دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

**اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Ulla Sandbaek جن کا تعلق Alternative Party سے ہے نے اپنے ایڈریس میں کہا:**

دعوت دینے کا بہت شکریہ! مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور میں بڑی شدت سے اس تقریب کے اہم ترین خطاب کا انتظار کر رہی ہوں۔ آج دنیا بے انتہا مشکلات سے دوچار ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری تہذیب و تمدن قائم رہے گا یا نہیں کیونکہ اسے ہر طرف سے مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ مذہبی راہنما امن، اتحاد کے بارے میں بات کریں اور بتائیں کہ ہم سب کا تعلق نسل انسانی سے ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل پوپ بھی معمول سے ہٹ کر محبت، پیار اور اتحاد کی بات کر رہا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ حضور انور نے بھی (دینی) تعلیمات کی روشنی میں امن کی بات کریں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ (دین) میں بھی کوئی آواز سامنے آئی ہے جو امن، محبت اور ہم آہنگی کی بات کرتی ہے۔ پس میں آج شام یہاں خلیفہ کی آواز سننے آئی ہوں تا کہ میں اس پیغام کو آگے دنیا میں پھیلاؤں اور دنیا کے امن کے لئے میں بھی اپنا معمولی حصہ ڈال سکوں۔ میں حضور انور کی بہت شکر گزار ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔

**بعد ازاں ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Yen Missmen جن کا تعلق Danish People's Party سے ہے انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا:**

آپ کا بہت شکریہ۔ خواتین و حضرات، عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد، آج میں اپنے نقطہ نظر سے ہٹ کر بات کروں گا۔ مجھے یہاں احمدیہ جماعت کے پروگرام میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ بطور ڈینش ممبر آف پارلیمنٹ اور ڈینش پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے میں احمدیہ جماعت کے اس پروگرام میں شامل ہونا اعزاز کی بات سمجھتا ہوں۔

موصوف نے کہا: جب میں نوجوان تھا تو یہاں ڈنمارک میں مسلمان نہ تھے اور شاذ ہی آپ کسی غیر ملکی کو دیکھتے تھے۔ میں 1971ء میں ڈینش ایئر لائن سے منسلک ہوا۔ اس وقت Egypt ایئر لائن کے پاس جہازوں کی کمی تھی تو وہ ہمارے طیارے استعمال کرتے تھے۔ میں ان دنوں میں قاہرہ میں مقیم تھا اور وہاں مصر کے مسلمانوں کے روزمرہ رہن سہن کا اندازہ ہوا۔ میں اہرام مصر سے چند سو میٹر کے فاصلہ پر ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھا جہاں بہت سے افراد سے تعلق رہا۔ وہاں سے کافی تعداد میں جہاز حاجیوں کو لے کر جاتے تھے۔ خوشی سے معمور تمام مسلمان سفید لباس پہنے ہوئے ہوتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب جہاز چلنے لگتا تھا تو ایک شخص دعا پڑھتا تھا اور دیگر 178 مسافر اس کے پیچھے الفاظ دہراتے تھے۔ میں روزانہ یہ دعا سنتا تھا اور پھر کچھ عرصہ بعد میں بھی اس دعا میں شامل ہونے لگا۔ فلائٹ اناؤنسمنٹ میں یہ الفاظ دہراتے ہوئے مجھے عجیب لگا لیکن سب نے اسے پسند کیا۔ میں یہ الفاظ دہرایا کرتا تھا، لبیک اللّٰھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک۔ ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک۔ وہ دور بہت اچھا تھا۔ مگر اب حالات بدل گئے ہیں۔ ڈنمارک میں اور یورپ میں بہت سے مسلمان آچکے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہم سب باہمی ہم آہنگی اور پیار محبت سے رہیں۔ ایک مرتبہ پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس پروگرام میں مدعو کیا۔ حضور انور اور آپ سب کا جو یہاں آئے ہیں، شکریہ۔

**اس کے بعد The Alternative پارٹی سے تعلق رکھنے والی ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Josephine Fauk نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:**

میں حضور اور دیگر سامعین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں حضور انور کو یہاں ڈنمارک میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ حضور انور 11 سال بعد ہمارے دارالحکومت میں آئے ہیں جو ہمارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے۔

موصوفہ نے کہا میں سمجھتی ہوں کہ مختلف مذاہب اور سیاسی اور سول سوسائٹی کے مختلف گروپس کے درمیان تبادلہ خیالات کی بہت ضرورت ہے۔ آجکل کے حالات، جہاں نسلی، مذہبی، سیاسی گروپ اور ملکوں کے باہمی اختلاف عروج پر ہیں اور خاص کر ہجرت کر کے آنے والوں کے حوالہ سے مسائل ہیں، ان سب کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ مذہبی راہنما معاشرے میں دیگر تنظیموں سے بات چیت کریں۔ میں حضور انور سے بہت متاثر ہوں اور آپ کی امن اور ہم آہنگی پھیلانے، سٹیٹ اور مذہب کو الگ رکھنے اور آزادی رائے اور ڈائیلاگ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے کی گئی کاوشوں سے آگاہ ہوں۔

یوکے کی طرح ڈنمارک میں بھی ایک بڑی (-) کمیونٹی موجود ہے جو معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔ ہمیں بطور سیاستدان مذہبی اور نسلی گروہوں کی باہمی ہم آہنگی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ میں ایک مرتبہ پھر حضور انور کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ یہاں ڈنمارک میں تشریف لائے اور شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے یہاں مدعو کیا۔

**اس کے بعد His Excellency، Mr. Bertel Haarder جو کہ Minister for Cultural Affairs and the**

Minister of Ecclesiastical Affairs ہیں، انہوں نے اپنے خطاب میں کہا:

میرے لئے بطور منسٹر آف کلچر اور چرچ آج اس پروگرام میں شرکت کرنا اور حضور انور کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میری ذمہ داریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں ڈنمارک میں مختلف مذاہب اور اعتقادات سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں ہم آہنگی اور امن بڑھانے کے لئے کوشش کروں۔ ڈنمارک میں 160 مختلف مذہبی گروپس رجسٹر ہیں اور ان تمام کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ان میں سے بہت سی تنظیموں کے اپنے سکول، قبرستان وغیرہ ہیں۔ لیکن میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ان تمام میں احمدیہ جماعت کے خاص مقام رکھتی ہے کیونکہ یہ مقامی معاشرے میں گھل مل گئے ہیں۔ گزشتہ 50 سال سے آپ ہمارے ساتھ پُرامن طریق پر ڈنمارک میں رہ رہے ہیں۔

میں خوش ہوں کہ حضور انور اور آپ کی جماعت کھلے دل سے ہمیں خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ 'محبت سب کے لئے' پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ پیغام بظاہر شاید چھوٹا معلوم ہو لیکن یہ ہرگز چھوٹا نہیں ہے۔ یہ انتہائی ضروری پیغام ہے اور میرے یہاں آنے کا مقصد بھی یہی ہے۔ مجھ سمیت یہاں آنے والے بہت سے افراد حضور انور کو امن اور ڈائیلاگ کے لئے خدمات پر سلام پیش کرنے آئے ہیں۔

احمدیہ جماعت 1889ء میں قائم کی گئی۔ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد ملہم من اللہ تھے۔...... وہ مسیح موعود بھی تھے، جن کا لوگ انتظار کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ کے مطابق جہاد لڑنے جھگڑنے کا نام نہیں بلکہ اصل جہاد تو محبت سے کیا جاتا ہے۔ آج ڈنمارک میں 160 مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے گروپ موجود ہیں اور میں اس بات کا اظہار کرنے میں فخر کرتا ہوں کہ احمدیہ جماعت ان سب میں امن اور پیار کو فروخ دینے اور نفرت کے خلاف کام کرنے میں سب سے آگے ہے اور میں اس کے لئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس مشکل دور میں جب دنیا میں دہشت گرد حملے ہو رہے ہیں، ہم یہی چاہتے ہیں۔ خاص کر اس وجہ سے ان میں سے اکثر حملے اسلام کے نام پر کئے جا رہے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے کہ یہاں (دین) کی جو تعلیم پیش کی جا رہی ہے وہ بالکل مختلف ہے۔ اس کے لئے آپ سب کا شکریہ۔

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

## خطاب حضور انور

تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ سب سے پہلے تو اس موقع پر میں تمام مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے براہ مہربانی ہماری آج کی اس تقریب کی دعوت قبول کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ ...... کا مطمح نظر اور مقصد بڑا واضح ہے۔ ہم انسانیت کو اس کے خالق خدائے عزوجل کے قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو حقوق العباد، ایک دوسرے کے ساتھ پیار، محبت اور عزت کے ساتھ پیش آنے کی ضرورت کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور ہم دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہم احمدی (-) یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جن کے متعلق قرآن اور اسلام کے پیغمبر نبی کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ نے بعض ان علامتوں کے بارہ میں بھی پیشگوئی فرمائی جن سے مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ملنا تھا اور ہمارا یقین ہے یہ تمام علامتیں ہماری جماعت کے بانی کے دعویٰ کے حق میں پوری ہوچکی ہیں۔ بعض علامتوں کا تعلق مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ میں ہونے والی دنیاوی ترقی سے تھا۔ مثال کے طور پر یہ پیشگوئی کی گئی کہ مسیح موعود کو اس وقت بھیجا جائے گا کہ جبکہ دنیا میں جدید مواصلاتی ذرائع اس حد تک راہ پا چکے ہوں گے کہ دنیا کے مختلف خطوں کے لوگ یکجا ہو جائیں گے اور جب پریس اور میڈیا کا قیام ہو چکا ہوگا۔ پھر رسول کریم ﷺ نے ایک عظیم الشان نشان آسمانی کی پیشگوئی فرمائی جو مسیح موعود کے نزول کے وقت ظاہر ہونا تھا اور یہ نشان چاند اور سورج گرہن کا تھا جو رمضان المبارک کے مقررہ / معینہ دنوں میں لگنا تھا۔ بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ کے پیش نظر یہ نشان آسمانی بڑی عظمت اور شوکت کے ساتھ 1894ء میں مشرقی کرہ ارض میں اور 1895ء میں مغربی کرہ ارض میں لفظ بلفظ پورا ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس قرآن مجید اور رسول کریم ﷺ کی ان پیشگوئیوں کو روز روشن کی طرح پوری ہوتا دیکھ کر ہم احمدی (-) یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ آپ صداقت کی شمع تھے تا دنیا بھر میں (دین) کی عمدہ اور شاندار تعلیمات کا پرچار کر سکیں۔ آپ نے دنیا کے تمام لوگوں کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ وہ امن اور سکون کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں اور آپ نے اپنی جماعت کو مخلوق خدا سے ہمدردی اور رحمدلی کی تاکید کی۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ ہمارے عقیدہ کے مطابق (دین) یہی تعلیم دیتا ہے کہ حقوق اللہ کی بجا آوری حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ بلکہ بعض مخصوص حالات میں حقوق العباد کو حقوق اللہ پر ترجیح بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ مختصراً یہ کہ (دین) کی یہ شرط ہے کہ انسان صرف تب ہی (مومن) کہلا سکتا ہے جب دوسروں کے حقوق ادا کرے بغیر یہ دیکھے کہ وہ کون ہیں اور ان کے عقائد کیا ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

1908ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ کی جانشینی میں خلافت کا نظام قائم ہوا جس کا مقصد یہ تھا اور ہمیشہ رہے گا کہ حضرت مسیح موعود کے مشن اور (دین) کی سچی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پھیلایا جائے۔ اب میں آپ کے سامنے چند حقیقی (دینی) تعلیمات رکھوں گا اور مذہب کے بارہ میں پائی جانے والی عمومی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) انسانوں کو ہر قسم کے کینہ اور بغض وعناد سے اجتناب کرتے ہوئے محبت اور باہمی احترام کے جھنڈے تلے متحد ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ (دین) معاشرہ کی ہر سطح پر تمام لوگوں کے مابین عدل وانصاف اور امن کے قیام کو فروغ دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے"۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ (مومنوں) کو تمام لوگوں کے ساتھ بشمول مخالفین اور دشمنوں کے عدل وانصاف کے ساتھ پیش آنے کا حکم دے رہا ہے۔ پس (دین) کسی بھی صورت زیادتی یا ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دنیا میں مذہبی آزادی اور رواداری کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ نے اپنے آبائی وطن میں کئی سال کے ظلم وستم کی وجہ سے ہجرت مدینہ کے بعد جس انداز سے یہودیوں اور دیگر غیر مسلمانوں کے ساتھ عزت واحترام کا سلوک کیا وہ بھی اس کی ایک اہم مثال ہے۔ مدینہ کے مقامی لوگوں میں سے زیادہ تر نے اسلام قبول کیا اور آپ کو نہ صرف اپنا مذہبی راہنما تسلیم کیا بلکہ ریاست کے راہنما کے طور پر بھی منتخب کیا۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہودیوں اور غیر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مدینہ میں موجود تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ریاست کے راہنما کے طور پر آزادی اور رواداری کے عالمگیر اصولوں کی بنیاد پر یہودیوں اور دوسرے گروہوں کے ساتھ ایک امن کا معاہدہ کیا جس کے مطابق رسول کریم ﷺ نے یہودیوں اور غیر مسلمانوں کو ان کی مذہبی آزادی کی حفاظت کی ضمانت دی۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس معاہدہ کی شرائط کی کبھی خلاف ورزی نہیں کی اور آپ ﷺ کی سربراہی میں مذہبی حقوق اور غیر مسلمانوں کی آزادی ہمیشہ برقرار رکھی گئی۔ اس سے ان الزامات کی بڑی وضاحت کے ساتھ تردید ہوتی ہے کہ اسلام مذہب کی بناء پر کی جانے والی تفریق کرتا ہے یا یہود کے ساتھ امتیاز سلوک کی اجازت دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی مثال ایک اور موقع پر بھی نظر آتی ہے جب نجران کے شہر سے ایک عیسائی وفد آپ ﷺ سے ملنے آیا۔ جب رسول کریم ﷺ کے علم میں آیا کہ یہ لوگ عبادت کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے انہیں عبادت کے لئے اپنی مسجد مہیا کر دی کہ اس میں وہ اپنے رواج اور عقائد کے مطابق عبادت کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ اسلام زبردستی تلوار کے زور پر پھیلا ہے۔ یہ اعتراض بھی مکمل طور پر بے بنیاد ہے اور سچائی سے کوسوں دور ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں جو بھی جنگیں ہوئیں وہ محض دفاعی نوعیت کی تھیں جبکہ جنگ ان پر مسلط کر دی گئی تھی اور جب جنگ مسلمانوں پر مسلط کی گئی تو مسلمانوں نے دیگر مذاہب کے مقامات مقدسہ اور قابل احترام شخصیات کی حفاظت اور تعظیم کی۔ لیکن اس کے باوجود بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج دنیا میں رسول کریم ﷺ کی کردار کشی کی جا رہی ہے حتیٰ کہ یہاں ڈنمارک میں بھی چند سال پہلے کارٹون شائع کئے گئے جن کے ذریعہ بانی اسلام رسول کریم ﷺ کا استہزاء کیا گیا اور انہیں نعوذ باللہ ایک قابض اور جنگجو حکمران کے طور پر پیش کیا گیا۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا تو ہمیشہ سے ایک ہی عزم تھا کہ امن اور انسانی حقوق کو قائم کیا جائے۔

### آئندہ بیٹا لے کر آنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 1986ء میں قبولیت دعا کا مندرجہ ذیل واقعہ سنایا:

"نائیجیریا سے سیف اللہ چیمہ تحریر فرماتے ہیں کہ گزشتہ مرتبہ جب میں آپ سے ملنے آیا میری بیوی بھی ساتھ تھی۔ ہم نے ذکر کیا کہ ہماری شادی پر ایک عرصہ گزر گیا ہے اور کوئی اولاد نہیں۔ اس وقت آپ نے بے اختیار یہ فقرہ کہا کہ "بشریٰ بیٹی آئندہ جب آؤ تو بیٹا لے کر آنا" وہ کہتے ہیں کہ الحمدللہ آپ کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ اب جب ہم آپ سے ملنے آئیں گے تو بیٹا لے کر آئیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ بیٹا عطا فرما چکا ہے"۔

(الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء)

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر123254میں مبین طاہر

ولد طاہر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر20سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pind Baigowal ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر2015میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ200روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔مبین طاہر گواہ شد نمبر1۔ نعیم احمد ولد صلاح محمد گواہ شد نمبر2۔انوار احمد ولد منور احمد

### مسل نمبر123255میں مدیحہ فیصل

زوجہ فیصل احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر28سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Aura Cant ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11نومبر 2015میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)طلائی زیور اڑھائی تولہ 1لاکھ 17ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مدیحہ فیصل گواہ شد نمبر1۔ شعبان احمد ولد مشتاق احمد گواہ شد نمبر2۔راؤ شاہ نواز ولد عبد الستار

### مسل نمبر123256میں عطیۃ الحبیب طوبیٰ

بنت چوہدری انوار محمود قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر18سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Aura ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8نومبر 2015میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ2ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عطیۃ الحبیب طوبیٰ گواہ شد نمبر1۔ چوہدری انور محمود ولد چوہدری حبیب اللہ گواہ شد نمبر2۔ابرار احمد ولد چوہدری محمود

### مسل نمبر123257میں نبیلہ یاسر

زوجہ یاسر احمد کھوکھر قوم.... پیشہ خانہ داری عمر31سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Daska Kot ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ3دسمبر2015میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 7تولہ 3لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ2ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔نبیلہ یاسر گواہ شد نمبر1۔ برہان احمد خالد ولد مبارک احمد خالد گواہ شد نمبر2۔جمیل احمد ولد خلیل احمد

### مسل نمبر123258میں طاہرہ پروین

زوجہ اللہ رکھا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر50سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dugree Ghumna ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22اگست2015میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)زیور4تولہ پاکستانی روپے(2)زرعی زمین 2 کنال پاکستانی روپے(3)حق مہر10ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ1ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ طاہرہ پروین گواہ شد نمبر1۔کلیم احمد طاہر ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر2۔اللہ رکھا ولد صادق علی مرحوم

### مسل نمبر123259میں بشریٰ مجید

بنت مجید احمد قوم.... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر20سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak Chatha ضلع و ملک حافظ آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22اگست2015میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ5ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔بشریٰ مجید گواہ شد نمبر1۔مجید احمد ولد محمد الیاس گواہ شد نمبر2۔محمد اشرف ولد محمد دین

### مسل نمبر123260میں مرغوب احمد

ولد حافظ انوار رسول قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر15سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/9 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ20دسمبر2015میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔مرغوب احمد گواہ شد نمبر1۔انوار رسول ولد ممتاز رسول گواہ شد نمبر2۔نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری احمد علی

### مسل نمبر123261میں ابرار احمد

ولد حافظ انوار رسول قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر16سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/49 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ20دسمبر2015میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ600روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ ابرار احمد گواہ شد نمبر1۔انوار رسول ولد ممتاز رسول گواہ شد نمبر2۔نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری احمد علی

### مسل نمبر123262میں شہناز عزیز

زوجہ عزیز احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر37سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Adelaide ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ13ستمبر2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہر20ہزار Australian Dollar (2)زیور5تولہ 2لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 250 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔شہناز عزیز گواہ شد نمبر 1۔صابر حسین چوہدری ولد وکیل محمد چوہدری گواہ شد نمبر2۔عزیز احمد ولد عبد الکریم

### مسل نمبر123263میں رابعہ ظہیر

زوجہ ظہیر احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر29سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Edelaid West ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ13ستمبر2015میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر3لاکھ روپے(2)زیور10تولہ 5ہزار آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 250 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رابعہ ظہیر گواہ شد نمبر1۔ظہیر احمد ولد ظفر احمد گواہ شد نمبر2۔چوہدری محمد احمد ولد چوہدری محمد طفیل

### مسل نمبر123264میں بارعہ قادر خان

بنت منظور قادر خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر21سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Adeladie ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30جولائی2015میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ500 Australian Dollar ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔بارعہ قادر خان گواہ شد نمبر1۔منظور احمد قادر خان ولد عبد المالک خان مرحوم گواہ شد نمبر2۔محمد احمد ضیا ولد چوہدری محمد طفیل مرحوم

### مسل نمبر123265میں محمد سعید

ولد عبد الحمید قوم رحمانی پیشہ ہنر مند مزدوری عمر27سال بیعت 2010ء ساکن Rennengen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ328 Australian Dollar ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد سعید گواہ شد نمبر1۔آصف سلیم ولد مبارک علی گواہ شد نمبر2۔محمد عثمان ولد رشید احمد

### مسل نمبر123266میں Said Salum Ageleka

ولد Salum Ageleka قوم.... پیشہ سرکاری ملازمت عمر33سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10مارچ 2014میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) House Shared 0% Whole Pi (2) Saloon Car Tanznian Shillin Shared 62% Share اس 80 لاکھ Tanznian Shillin (3) Two Cows 5 لاکھ Shillin Tanznian وقت مجھے مبلغ 12 لاکھ 95 ہزار Tanznian Shillimg ماہوار بصورت Sallary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Said Salum Ageleka گواہ شد نمبر1۔ Ramzan Fazal S/o Fazal گواہ شد نمبر2۔ Omar Ali S/o Madhani Minungu

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سالانہ تربیتی پروگرام

۞ مکرم طارق مسعود صاحب ناظم عمومی انصاراللہ علاقہ میرپور خاص تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ علاقہ میر پور خاص کو یکم مئی 2016ء کو بمقام نوازآباد فارم سالانہ تربیتی پروگرام کے انعقاد کی توفیق ملی۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت، عہد اور نظم کے بعد صدر اجلاس مکرم جاوید علی کھوڑو صاحب صدر نوازآباد فارم نے افتتاحی کلمات کے بعد دعا کروائی۔ اس کے بعد انصار کے درمیان گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، دوڑ 100 میٹر، والی بال اور رسہ کشی جبکہ علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم اور تقریر اردو کے مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب کی صدارت مکرم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے کی۔ خاکسار نے ریلی کی رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی نے نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے بعد پروگرام ختم ہوا۔ علاقہ کے پانچوں اضلاع بدین، حیدرآباد، میر پور خاص، عمرکوٹ اور تھرپارکر کے محدود تعداد میں بلائے گئے انصار کی کل حاضری قریباً 150 رہی۔ حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

## پکنک مجلس عاملہ انصاراللہ دارالعلوم وسطی

۞ مکرم مرزا شبیر احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مجلس عاملہ انصاراللہ دارالعلوم وسطی ربوہ نے مورخہ 13 مئی 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے باغ میں پکنک کا پروگرام بنایا۔ صبح 8 بجے سے 11 بجے تک وہاں رہے۔ پکنک کے دوران مجلس عاملہ کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔

## سانحہ ارتحال

۞ مکرم رانا رفیق احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم منور اقبال مجوکہ صاحب امیر ضلع خوشاب کے والد محترم عمر حیات مجوکہ صاحب احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب مورخہ 21 مئی 2016ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 88 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 22 مئی کو بیت مبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم حافظ صاحب نے کروائی۔ مرحوم جاں نثار و نڈر احمدی، خلوص و وفا کے پیکر، خلافت کے شیدائی، ملنسار، مہمان نواز، عبادت گزار اور اپنے پرائے سب کے کام آنے والے وجود تھے۔ 25 سال تک جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی کے صدر رہے۔ ہر خیر میں حصہ لینے والے اولاد کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے پانچ بیٹیاں اور پچاس پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## دارالصناعۃ میں داخلہ

۞ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

**مارننگ سیشن**

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن
4۔ وڈ ورک

**ایوننگ سیشن**

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن
3۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
4۔ پلمبنگ

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ اور پلمبنگ کی نئی کلاسز کا آغاز 21 مئی 2016ء سے ہو چکا ہے۔ باقی ٹریڈز کی کلاسز کا آغاز 2 جولائی سے ہو گا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو باہنر بنانے اور بہتر مستقبل کیلئے ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کی سہولت کیلئے داخلہ فارم قائدین اضلاع کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

## مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کررہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448
0092 47 6212 473
موبائل نمبر: 0333 6706649
Email: info@nazarattaleem.org
Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

## سیدنا بلال ؓ فنڈ

۞ احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلال ؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

# ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

## 5 جون 2016ء

12:50 am عالمی خبریں
1:10 am حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب
2:15 am راہ ہدیٰ
3:50 am خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:55 am الترتیل
6:25 am حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب
7:30 am سٹوری ٹائم
7:50 am خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
9:00 am رمضان المبارک کی برکات واہمیت
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am درس رمضان المبارک
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am گلشن وقف نو
1:00 pm فیتھ میٹرز
2:05 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ 13 جون 2015ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
5:20 pm درس رمضان المبارک
5:40 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
7:00 pm بنگلہ سروس Shotter Shondhane
8:10 pm گلشن وقف نو
9:20 pm رمضان المبارک کی برکات واہمیت
10:05 pm کڈز ٹائم
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

## 6 جون 2016ء

12:30 am Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:35 am Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:00 am رسول اللہؐ کی حیات طیبہ پر ایک نظر
2:20 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
3:00 am خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
4:10 am سوال وجواب
5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:40 am درس رمضان المبارک
6:00 am یسرنا القرآن
6:20 am گلشن وقف نو
7:30 am Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:00 am خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
9:15 am رمضان المبارک کی برکات واہمیت
10:00 am رسول اللہؐ کی حیات طیبہ پر ایک نظر
10:20 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس رمضان المبارک
11:30 am الترتیل
12:00 pm سنگاپور میں استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2013ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm فرنچ سروس
3:00 pm خطبہ جمعہ 8 جنوری 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:05 pm تقریر جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2015ء
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس رمضان المبارک
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ 16 جون 2010ء
7:10 pm بنگلہ سروس Shotter Shondhane
8:15 pm تقریر جلسہ سالانہ قادیان
8:25 pm سیرت رسول اللہؐ
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm سنگاپور میں استقبالیہ تقریب

☆..........☆..........☆

# مچھروں سے محفوظ رہنے کیلئے چند پودے

ذیل میں چند ایسے پودوں کا ذکر ہے جن کے لگانے سے گھروں میں مچھروں سے بچا جاسکتا ہے۔

### تلسی کا پودا

یہ پودا دو فٹ کا ہوتا ہے اور بہت کم جگہ گھیرتا ہے لیکن اس کی وجہ سے گھر میں مچھر نہیں آتے۔ آپ ان کی افزائش گملوں میں آسانی کر سکتے ہیں اور چاہیں تو صحن میں رکھ سکتے ہیں۔

### کیٹ نپ (Catnip)

یہ پودا پودینے کی طرح نظر آتا ہے اور اس کی لمبائی دو سے تین فٹ ہوتی ہے۔ اس کے پتوں میں موجود مائع مچھروں کو دور بھگاتا ہے اور یہ مضر صحت بھی نہیں ہے۔

### لونگ کا پودا

اس پودے کی لمبائی 20 سے 30 فٹ تک ہوتی ہے اور یہ 25 فٹ تک جگہ گھیرتا ہے۔ اس کی گھر کے قریب یا گھر میں موجودگی سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔

### لیونڈر یا نیازبو

یہ پودا دو سے تین فٹ جگہ گھیرتا ہے اور گملے میں بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اس کی خوشبو کی وجہ سے گھر بھی مہکتا ہے اور مچھر بھی نہیں آتے۔

### لیمن بادام

دو فٹ کا یہ پودا صرف ڈیڑھ فٹ جگہ میں اگایا جا سکتا ہے اور اس کی مدد سے مچھروں سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

### لیمن بام (Leman balm)

دو سے تین فٹ لمبا اور چار فٹ جگہ گھیرنے والا یہ پودا بھی مچھروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسے کسی سایہ دار جگہ رکھنے سے نتائج بہت اچھے ملتے ہیں۔

### پودینہ (پیپرمنٹ)

اس کی وجہ سے گھر بھی مہکے گا اور مچھر بھی نہیں آئیں گے۔

(نئی بات 5 مئی 2016ء)

☆..........☆..........☆

### ربوہ میں طلوع وغروب وموسم یکم جون

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:26 |
| طلوع آفتاب | 5:01 |
| زوال آفتاب | 12:06 |
| غروب آفتاب | 7:11 |
| زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت | 42 سنٹی گریڈ |
| کم سے کم درجہ حرارت | 28 سنٹی گریڈ |

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

### ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

**یکم جون 2016ء**

6:15 am گلشن وقف نو
9:50 am لقاء مع العرب
12:00 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب 6 جون 2015ء
2:00 pm سوال وجواب
6:00 pm خطبہ جمعہ 2 جولائی 2010ء
8:15 pm دینی وفقہی مسائل

# رمضان المبارک میں سوئمنگ پول کا شیڈیول

رمضان المبارک میں سوئمنگ پول کی ایک شفٹ ہوگی اور سوئمنگ پول کی ٹائمنگ درج ذیل ہوگی۔

نماز عصر 5:30 بجے شام
شفٹ: 5:45 بجے تا 6:30 بجے شام

احباب جماعت سے بھرپور استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اوقات رمضان المبارک
صبح 8 بجے تا 1 بجے شام 5:30 تا 7 بجے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
نوٹ: رمضان المبارک میں مطب (کلینک) بند رہے گا
047-6211434,6212434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

FR-10

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
عام گیزر، الیکٹرک اینڈ گیس گیزر، فین کولر، بلو کولر، عام کولر، ہائی پریشر گیزر انسٹا گیزر اور ہر قسم کے پنکھے دستیاب ہیں۔
طالب دعا: ناصر احمد: 0300-4026760
فیکٹری 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35118096,042-35114822: